عنداللہ ادا ہو جائے گا۔ یہ بات اس لیے بھی پوچھی جارہی ہے کہ اس وقت ان کے لیے حج ادا کرنا آسان ہے بہ نسبت بعد کے، جبکہ وہ خود کفیل ہو جائیں یا شادی کے بندھن میں بندھ جائیں۔

نابالغ بچے اور بچیاں حج کریں تو وہ نفل شمار ہوگا۔ بالغ ہونے کے بعد والدین کے ساتھ حج کریں تو فرض شمار ہوگا۔ اس اصول کی روشنی میں آپ آسانی کے ساتھ فیصلہ کرسکتے ہیں کہ جو بچے اور بچیاں والدین کے ساتھ حج کرتے ہیں اس کی نوعیت کیا ہے۔ اگر بالغ ہونے کے بعد حج کریں گے تو ان کا فرض ادا ہو جائے گا۔ دوبارہ حج کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (عبدالمالک)

مصارفِ زکوٰۃ

ایک اسلامی مزدور تنظیم نے اس سال ۱۷ سے ۱۹ اپریل تک ایک سہ روزہ بین الاقوامی سیمینار رکھا تھا۔ اس کا موضوع تھا "مزدور تحریک کا اسلامی ماڈل" اس سیمینار میں ۴/۵ اسلامی ممالک کے ان افراد نے شرکت کی تھی جو اپنے اپنے ممالک میں مزدور فیلڈ میں کام کررہے ہیں اور ظاہر ہے کہ اسلام کے حوالے سے کام کررہے ہیں۔ مقصد اس سیمینار کا یہ تھا کہ بین الاقوامی سطح پر امریکی، روسی اور چینی نظریات کی حامل مزدور تنظیموں کے مقابلے پر (جنھوں نے مسلمان ممالک کی مزدور تنظیموں کو بھی اپنا شکار بنایا ہوا ہے) اسلام کی علمبردار تنظیم قائم کرلی جائے۔ الحمد للہ کہ اس موضوع پر تبادلہ خیال ہوا اور نہایت حوصلہ افزا پیش رفت ہوئی ہے۔ اس سیمینار میں ایک ایسے رفیق نے بھی شرکت کی جو خود اپنے کرایہ آمدورفت کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ کیا ہم زکوٰۃ کی رقم میں سے ان کا کرایہ دے سکتے ہیں؟ آپ کا فتویٰ درکار ہے۔

سورۃ توبہ میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک مصرف "فی سبیل اللہ" ہے۔ فی سبیل اللہ سے مراد اقامتِ دین کے لیے جدوجہد کے تمام مراحل ہیں۔ غلبہ دین کے لیے کام کرنے والوں کے جملہ مصارف زکوٰۃ سے ادا کیے جاسکتے ہیں۔ ان مصارف میں سفر خرچ بھی شامل ہے۔ مشہور عالم، مفسرِ قرآن مولانا سیدابوالاعلیٰ مودودی رحمتہ اللہ علیہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "راہِ خدا کا لفظ عام ہے۔ تمام وہ نیکی کے کام جن میں اللہ کی رضا ہو اس لفظ کے مفہوم میں داخل ہیں۔ اسی وجہ سے بعض لوگوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس حکم کی رو سے زکوٰۃ کا مال ہر قسم کے نیک کاموں میں صرف کیا جاسکتا ہے لیکن حق یہ ہے اور آئمہ سلف کی بڑی اکثریت اسی کی قائل ہے کہ یہاں فی سبیل اللہ سے مراد جہاد فی سبیل اللہ

ہے یعنی وہ جدوجہد جس سے مقصود نظامِ کفر کو مٹانا اور اس کی جگہ نظامِ اسلامی کو قائم کرنا ہو۔ اس جدوجہد میں جو لوگ کام کریں' ان کو سفر خرچ کے لیے' سواری کے لیے' آلات و اسلحہ اور سروسامان کی فراہمی کے لیے زکوٰۃ سے مدد دی جاسکتی ہے۔ خواہ وہ بجائے خود کھاتے پیتے لوگ ہوں اور اپنی ذاتی ضروریات کے لیے ان کو مدد کی ضرورت نہ ہو۔

آئمہ اربعہ کا مسلک

فقہاءِ مالکیہ : ان الزکوٰۃ یعطی منھا المجاھد والمرابط وما یلزمہ مھما من آلۃ الجھاد بان یشتری منھا سلاح او خیل لینازل علیھا و یاخذ من الزکوۃ ولو کان غنیا۔ (شرح الدردیر علی متن الخلیل بحوالہ فقہ الزکوۃ ج ۲ ص ۶۳۸)

"یعنی مجاہد کو زکوٰۃ اس کی جملہ ضروریات کے لیے دی جائے گی اگرچہ وہ غنی ہو' جن میں اسلحہ اور سواریاں سب شامل ہیں۔"

فقہاءِ شافعیہ : للامام الخیار ان شاء دفع الفرس الی الغازی تملیکا وان شاء استاجرلہ مرکوبا وان شاء اشتری خیلا من ھذا السھم و وقفھا فی سبیل اللہ فیعیرھم ایاھا وقت الحاجۃ فاذا انقضت استرد" (الروضۃ للنووی ج ۲ ص ۳۲۶ - ۳۲۷)

"امام کو اختیار ہے کہ زکوٰۃ کے مال سے مجاہدین کو گھوڑے خرید کر انہیں مالکانہ طور پر دے دے' چاہے زکوٰۃ کی رقم سے کرایہ پر لے کر دے دے' چاہے زکوٰۃ کی رقم سے سواریاں خرید کر بیت المال میں وقف کردے کہ بوقت ضرورت مجاہدین کو دیا کرے اور ضرورت باقی نہ رہنے پر واپس لے لیا کرے۔"

شوافع بھی فقیر اور غنی دونوں کے لیے جہادی ضروریات کو زکوٰۃ کی مد سے پورا کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔

حنابلہ : ومذھب الحنابلۃ کمذھب الشافعیہ۔

"حنبلی فقہاء کا مسلک شوافع کی طرح ہے۔"

احناف : وحیلۃ التکفین بھا التصدق علی فقیرثم ھو یکفن فیکون الثواب لھما (درمختار' ج ۲ ص ۱۳)

البتہ احناف کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں زکوٰۃ کی رقم فقیر کو یہ کہہ کر دے دی جائے کہ وہ اپنی طرف سے مجاہد کو دے دے۔ اس سے صاحبِ مال اور فقیر دونوں کو ثواب ملے گا اور زکوٰۃ